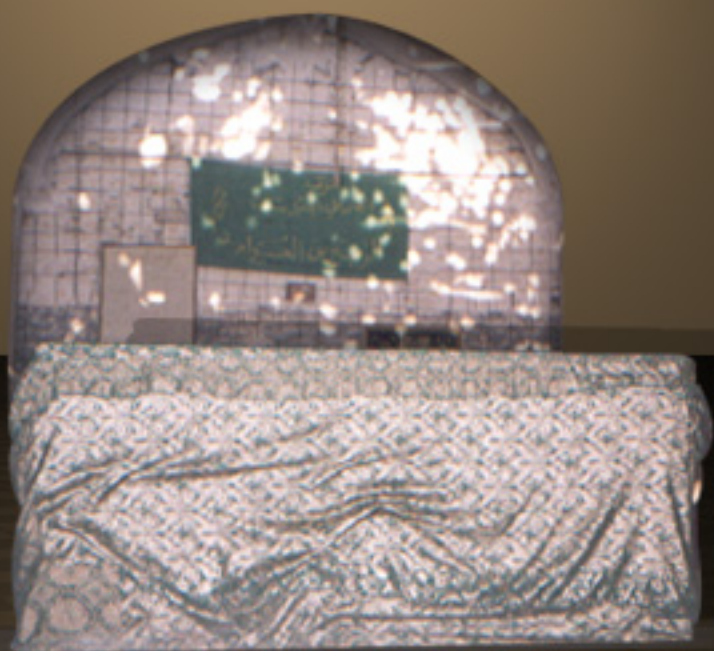


رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

سیرت سیدنا زبیر بن عوام

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا تُوْرَ اللّٰہِ

نَوِیْتُ سُنَّتَ الْعِتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دروود پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صفحہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حَضَرَتِ اَبُو الْمَوَہِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُوْر اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کرو گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصُوْر تم ہو عَفُوْ و عَفُوْر

بخش دو جُرم و خُطَا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُوْلِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُضَظَفِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”زَیْتَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کی نِیَّتِ اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔^(۱)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نِیَّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُو اللہ، تُوْبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿ادْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجِمَہ کُنْزِ الْاٰیَان: اپنے رَب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بُخاری

شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیۃً (۲) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلُ الْفَاطِبُولتے وقت دل کے اخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلِّیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علا قاتی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَتِ دِلَاوَلں گا۔ ❀ تہمت لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حَفَاطَت کا ذہن بنانے کی خاطر حَتِّی الْاِمَکَانَ نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اخلاص کی گواہی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 72 صفحات پر مشتمل رسالے ”حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ“ کے صفحہ 54 پر ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُما، سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت مبارکہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ

مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ سَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝۲۰

مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ ۲، البقرہ: ۲۰۷)

کاشانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے حق میں نازل ہوئی۔ (اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ) جب اہل مکہ حضرت (سیدنا) حُبیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ

عَنْهُ کو تختہ دار پر لٹکانے کے لیے نکلے، تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن سے فرمایا: ”مجھے دو رستہ نماز کی مہلت دے دو۔“ مہلت ملنے پر انتہائی خُشوع و خُضوع کے ساتھ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نماز ادا کی، سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”میرا دل چاہتا تھا کہ زندگی کی آخری نماز کو مزید طویل کر دوں، لیکن اس لیے جلد ختم کر دی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ موت کے ڈر سے طوالت سے کام لے رہا ہے۔“ پھر اُن سے فرمایا: میرا خاتمہ اسلام پر ہو رہا ہے، مجھے اب کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس سمت دار پر لٹکایا جاؤں، کیونکہ جس پہلو پر بھی میری جان جانِ آفریں کے سپرد ہوگی، اس کا شمار خُداے وَحْدًا لَا شَرِیک کے ماننے والوں میں ہی ہو گا۔ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بے قرار ہو کر عرض کی: ”اے میرے مولیٰ! تو جانتا ہے کہ یہاں میرا کوئی رفیق نہیں، جو تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک میرا سلام پہنچا سکے، پس تو خود ہی میرا سلام پہنچا دینا۔“ اسی دُوران دشمنوں نے نیزوں کے پے درپے وار کر کے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شہید کر دیا۔ اُدھر عاشق کی سچی تڑپ کام آئی اور سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی حالتِ زار کی خبر ہو گئی اور یہ کیوں نہ ہو کہ

فَرِیادِ اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممكن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کوئی حُبیب کا جسدِ خاکی صُولی سے اُتار کر لائے گا، اُس کے لیے جنت ہے۔“ حضرت سیدنا زبیر بن عوام (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دلِ بے قرار کی اس پکار پر فوراً ”کَبَیْک“ کہتے ہوئے عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اور میرے ساتھی حضرت مقداد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس سعادت کے لیے حاضر ہیں۔ جب مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ دونوں سفیر دن رات سفر کرتے ہوئے اُس مقام پر

پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اہل مکہ نے تختہ دار کے گرد چالیس (40) نيام بردار پہرے دار کھڑے کر رکھے تھے اور حضرت حُبیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا جسدِ عالی چالیس (40) دن گزرنے کے بعد بھی بالکل تروتازہ تھا۔

جبیں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا

غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بڑی ہوشیاری سے عاشقِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاشہ مبارک کو گھوڑے پر رکھا اور چل پڑے، مگر اسی اثنا میں ستر (70) دشمنوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو گھیر لیا، تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جیسے ہی مجبوراً جسدِ خاکی کو زمین پر رکھا، تو عاشق کے فراق میں پہلے سے بے تاب زمین نے لاش کو ہمیشہ کے لیے اپنی آغوش میں لے لیا، یہی وجہ ہے کہ حضرت حُبیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ”بَلِیْعُ الْأَرْضِ“ (جنہیں زمین نگل گئی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اہل مکہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے گروہِ قریش! تمہیں ہمارے خلاف (مقابلہ کرنے) کی جرات کیسے ہوئی؟ پھر اپنا عمامہ سر سے اتار کر فرمانے لگے: مجھے پہچانو! میں زبیر بن عوام ہوں، میری والدہ حضورِ سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چھو بھی حضرت صفیہؓ ہیں اور میرے رفیقِ مقدادِ اسود ہیں۔ ہم دونوں اپنے شکار کو پل بھر میں دبوچنے والے شیر ہیں، اب تمہاری مرضی چاہو تو لڑو اور چاہو تو ہمارا راستہ چھوڑ کر واپس اپنی راہ کو پکٹ جاؤ۔ اہل مکہ نے دونوں کا راستہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنے میں ہی عافیّت جانی۔ جب یہ دونوں بارگاہِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے تو حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضرِ خدمتِ اقدس ہو کر ان دونوں کے حق میں یہ بشارتِ عظمیٰ سنائی: ”یا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج تو فرشتے بھی آپ کے ان دو ساتھیوں پر فخر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ سَعْدُكَ بِالْعِبَادِ ۝ (۲۰۷)
تَرْجَمَہ کنز الایمان : اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ ۲، البقرہ: ۲۰۷)

(الریاض النضرۃ، الباب السادس فی ذکر مناقب الزبیر بن العوام، الفصل السادس فی خصائصہ، ۲/۷۹، از حضرت

سیدنا زبیر بن عوام، ص ۵۳، بغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے دل، مَحَبَّتِ خُدا اور عشقِ مُصْطَفٰے سے کس قدر مامور تھے کہ حضرت سَیِّدُنَا حُبِیبِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہل مکہ سُولی دینے کے درپے ہیں جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سے دُور کُت نماز پڑھنے کی مہلت مانگ رہے ہیں۔ ان کے جذبہ عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر صد کروڑ مر حبا! آخری سانس ہیں، مگر بجائے اہل و عیال یا مال و مَتاع کے فقط خَواہش کی تو کس کی؟ صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی۔ نیز ہم نے اس واقعے میں حضرت سَیِّدُنَا زُبَیْر بن عَوَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبہ اطاعتِ رسول کو بھی ملاحظہ کیا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُبِیبِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو سُولی سے اتار کر لانے والے کے لیے جَنّت ہے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فوراً ”کَہِنِک“ کہا اور اپنے ساتھی حضرت سَیِّدُنَا مُحَمَّدِ اَدْرِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ عازِم سفر ہوئے اور باوجود اس کے کہ اس لاش مُبارک کے گرد چالیس (40) دشمن پہرہ دے رہے تھے، لیکن اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان دو جانبازوں نے حضرت سَیِّدُنَا حُبِیبِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش مُبارک کو وہاں سے اتار کر ہی دَم لیا۔ اے کاش! ہمیں صحابہ کرام رَضَوَانِ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

وَسَلَّمَ کا کروڑواں حصّہ ہی مل جائے۔ ایک وہ تھے کہ تختہ دار سامنے ہوتا مگر وہ موت سے نہ ڈرتے بلکہ عشقِ رسول میں اپنی جانیں قربان کر دیتے اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دم بھرتے تو نظر آتے ہیں مگر سنتوں پر عمل کرنے میں سستی کرتے ہیں، اسی طرح نماز ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، مگر ہم نمازِ فجر کے وَقْتُ عَفَت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے سچا عشقِ رسول بنادے۔

حُبِّ دُنیا سے بچالو، مجھ تکئے کو نبھالو
دل سے شیطان کو نکالو، اپنا دیوانہ بنالو
دردِ عصیاں کو مٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سُنّت پر چلانا، اپنی اُلفت میں گمانا
(وسائلِ بخشش ص 614)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

عشرہ مبشرہ میں سے ایک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نبوت سے تربیت پانے اور ربِّ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کا مژدہ حاصل کرنے والوں میں صحابہ کرام رَضَوُا اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا شمار ہر اول دَسْتِ (یعنی لشکر کے آگے آگے چلنے والوں) کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور اسی وجہ سے یہ تمام امت میں سب سے افضل قرار پائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نُزُولِ وحی کی کیفیات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہونے والے مُعْجِزات، انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ دینِ اسلام کی راہ میں آنے والی ہر

تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور اپنائت، مَن، دَھن سب راہِ خدا میں قربان کر کے تبلیغِ اسلام کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ ان میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں، جن کی بے شمار دینی خدمات پر انہیں دنیا ہی میں جَنّت کی نوید سنادی گئی۔ یوں تو مختلف اوقات میں جَنّت کی بشارت پانے والے صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کئی ہیں، مگر دس ایسے جلیلُ القدر اور حُوش نصیب صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جَنّتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن حمید رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حُصُورِ نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دس آدمی جَنّتی ہیں، ابو بکر جَنّتی ہیں، عُمر جَنّتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح اور سعد بن ابی وقاص جَنّتی ہیں۔“

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ 9 افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہو گئے، لوگوں نے کہا: ”اے ابو الّاغور! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟“ فرمایا: ”تم نے مجھے قسم دی ہے تو سنو! دسواں فرد ابو الّاغور ہے۔“ (ابو الّاغور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ کی کنیت ہے۔) (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۹۷، ص ۳۱۶) انہی دس (10) حُوش نصیبوں میں سے ایک حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ بھی ہیں۔

رَفَعَتْ وَاَفْضَلَتْ کا مُژدہ ملا	خاص عِزّ و وَجاہت کا مُژدہ ملا
رَحْمَتِ کُل سے رَحمت کا مُژدہ ملا	وہ دسوں جن کو جَنّت کا مُژدہ ملا

اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارف

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چھو بھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ اس لیے یہ رشتے میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چھو بھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے اور امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ (کرامت صحابہ، ص ۱۲۰)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کافی قربتیں حاصل ہیں۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِشاد فرمایا: اے میرے لَحْتِ جگر! میرے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان رَحْم اور قربت کا رشتہ ہے۔ رَحْم کا اس طرح کہ میرے نکاح میں تمہاری والدہ (سیدہ آمنہ بنت ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہیں اور سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں تمہاری خالہ اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور قربت کے رشتے کو تو تم جانتے ہی ہو، یعنی میرے والد کی چھو بھی اُم حبیبہ بنتِ اسد، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی) نانی ہیں اور میری والدہ ماجدہ (سیدتنا صفیہ بنتِ عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چھو بھی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ بنتِ وہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور میری نانی ہالہ بنتِ اُہیب چچا زاد بہنیں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ بنتِ خویلد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

میری پھوپھی ہیں۔ (معجم الصحابہ، باب الزاء، الزبیر بن العوام، الحديث: ۷۸۷، ج ۲، ۲۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر نسبتیں حاصل تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ آپ کا نام ”زبیر“ والد کا نام ”عوام“ اور کنیت ”ابو عبد اللہ“ ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ: ۲/۲۹۵)

قبولِ اسلام

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سابقینِ اولین میں سے ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ پہلی مرتبہ حبشہ اور دوسری مرتبہ مدینہ مُتَوَرَّہ (ذَآءِ اللہِ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا) کی طرف۔ (حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۲۸، بتصریح) اسلام لانے کی وجہ سے جہاں دیگر مسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا تھا وہیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی اہل مکہ کی شرانگیزیوں سے محفوظ نہ رہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے قبولِ اسلام کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خاندان والے بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خلاف ہو گئے۔ منقول ہے کہ ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا، جس سے ان کا دم گھٹنے لگتا تھا۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص ۱۲۲) پھر وہ ان سے کہتا کہ اپنا مذہب چھوڑ دو (تو اس تکلیف سے محفوظ رہو گے)، پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہمیشہ یہی فرمانا ہوتا ”لَا تُکْفِرْ أَبَدًا“ یعنی میں کبھی بھی اسلام سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ جب ان کا چچا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اسلام سے پھرنے سے مایوس ہو گیا، تو اس نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو چھوڑ دیا۔ (معرفة الصحابہ: ۱/۱۲۱) اور ایسا ہوتا بھی کیسے کہ ہر ایک مسلمان کا یہی اعلان ہے کہ

یہ اک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں

ترے نام پر سب کو دارا کروں میں

ہجرت حبشہ

آخر کار اہل مکہ کے ظلم و ستم جب حد سے بڑھ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا اذن دیا۔ جب اہل مکہ کے ستائے ہوئے ان مسلمانوں کا قافلہ سوئے حبشہ روانہ ہوا تو ان میں سب سے کم عمر مہاجر حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس موقع پر بھی بڑی ہی دلیری کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ، اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حبشہ ہجرت کرنے والے تمام مسلمان امن و آشتی سے رہ رہے تھے کہ اچانک حبشہ کے ایک شخص نے حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، جس کا انہیں اس قدر دکھ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور انہیں یہ خوف دامن گیر ہوا کہ اگر وہ شخص حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر غالب آ گیا تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی پاسداری نہ کرے۔ چنانچہ جب حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُس باغی کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے اور دریائے نیل کے دوسرے کنارے پر جہاں اس باغی سے آمناسا منا ہونا متوقع تھا، جا ٹھہرے، تو صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن نے آپس میں مشورہ کیا کہ دریا کی دوسری جانب جا کر کسی شخص کو وہاں کے حالات معلوم کر کے آنا چاہیے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اُس وقت تمام مہاجرین میں سب سے کم عمر تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود کو اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہوئے عرض کی: اس خدمت کی بجا آوری کی سعادت مجھے سونپی جائے۔ تو سب ان کی کم عمری پر متعجب ہوئے مگر ان کے جذبے کو سراہا اور آخر کار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اصرار پر انہیں بھیجے کیلئے رضامند ہو گئے۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بحفاظت دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچانے کے لیے یہ ترکیب

بنائی گئی کہ ایک مشکیزے میں ہوا بھری گئی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس مشکیزے کے ذریعے تیر کر آسانی سے دریائی دوسری طرف پہنچ گئے اور واپس اس حال میں لوٹے کہ خوشی سے پھولے نہ سمارہے تھے اور سب کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت نجاشی رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ کو فتح عطا فرمائی ہے۔ یہ سن کر سب اس قدر خوش ہوئے گویا اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کم سن مہاجر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب دوسری بار ہجرت کا حکم ہوا اور مسلمانوں نے مَكَّہ مَكْرَمَہ (ذَاہَا اللہ شَرَفًا وَ تَعَفُّبًا) کو خیر آباد کہہ کر مدینہ مَنُورَہ (ذَاہَا اللہ شَرَفًا وَ تَعَفُّبًا) کی مقدس سرزمین پر قدم رکھا تو سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ کے سوا کوئی بھی صحابی، اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہجرت نہ کر سکا بلکہ اُن کے اہل خانہ فرداً فرداً مدینہ مَنُورَہ (ذَاہَا اللہ شَرَفًا وَ تَعَفُّبًا) پہنچے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ کے سوا کسی صحابی نے اپنی والدہ کے ساتھ ہجرت نہ کی۔

(حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص: 29)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے کیسی کیسی قربانیاں دیں؟ اپنا مال، اولاد، کاروبار، رشتہ دار یہاں تک کہ اپنا وطن تک چھوڑا، صرف اس لیے کہ دین اسلام کا پرچم بلند رہے۔ اس کے برعکس ہم ہیں کہ آج نیکی کی دعوت کے لیے تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر پاتے۔ ایک تعداد ہے کہ جنہیں شیطان اپنے جال میں پھنسا کر طرح طرح کے وسوسوں کا شکار کر دیتا ہے اور وہ مدنی قافلوں میں سفر سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کبھی یہ وسوسہ دلاتا ہے کہ آج کل سردی بہت زیادہ ہے۔ کبھی یہ کہنا کہ قافلے دیہی

علاقوں میں جاتے ہیں اور وہاں ضروری سہولیات نہ ہونے کے سبب کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تو آسائش و سہولیات میسر ہونے کے باوجود بھی اپنے دوستوں، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے سے اس لیے کتراتے ہیں کہ کہیں وہ ہم سے خفا نہ ہو جائیں اور ہمیں تلخ جملے نہ بول دیں۔ یاد رکھیے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ اہم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اس دنیا میں تشریف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس اہم کام کے لیے ہی اس دنیا میں تشریف لائے۔ نیکی کی دعوت دینا اور اس کے بدلے میں ملنے والی تکالیف پر صبر کرنا، یہ دیگر انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور خود تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مبارکہ ہے۔ ذرا سوچئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اصحابِ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے دین کی تبلیغ کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور مشکلات برداشت کیں۔ ہمیں تو آج ان مشکلات کے ہزارویں حصے کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ذرا سوچئے! سردیوں میں گرم پانی کا نہ ملنا، معیاری واش روم کا میسر نہ ہونا، دیہی علاقوں میں جانا، وہاں اپنا کھانا خود بنانا، برتن دھونا ان کے علاوہ دیگر آسائشوں کا مہیا نہ ہونا، یہ ایسی مشکلات نہیں جن کی وجہ سے مدنی قافلوں میں سفر نہ کیا جائے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اہم کام کو سیکھنے کیلئے ہر مہینے میں کم از کم تین (3) دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فضل کی بارشیں، رَحْمَتِیں نِعمتیں گر تمہیں چاہئیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلیہ مبارک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی مسلمان وہ ہے جو نہ صرف پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی پکی محبت کرتا ہو بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل و اصحاب سے محبت کو بھی اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہو۔ آئیے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت کے ساتھ ساتھ اُن کی مبارک صورت اور حلیے کا ذکر بھی سنتے ہیں تاکہ ان کی محبت ہمارے دلوں میں مزید پختہ ہو۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت بلند قامت، گورے اور چھریرے (یعنی بے پتلے) بدن کے آدمی تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کی بہترین تربیت کی بدولت بچپن ہی سے نڈر، جفاکش، بلند حوصلہ اور نہایت ہی اولوالعزم اور بہادر تھے۔ (کرامات صحابہ، ص ۱۲۰) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آنکھیں نیلی، شانے قدرے جھکے ہوئے، بال خوب گھنے، رُخسار اور ریش مبارک ہلکی اور پتلی اور قامت اس قدر طویل تھی کہ جب سواری پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگ جاتے۔ (تاریخ الاسلام للامام الذہبی، ج ۳، ص ۳۹۸) حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۱۷۱) بال مضبوط اور طویل تھے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں اپنے والد گرامی حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے شانوں پر لٹکے ہوئے بال پکڑ کر کمر پر لٹک جایا کرتا۔ (عمدة القاری، کتاب الخمس، باب بركة الغازی فی ماله... الخ، ۱۰/۳۶۴) حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۱۷۱) اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بال آخر عمر تک بالکل سفید نہ ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، رقم: ۳۲ الزبیر بن العوام، ج ۳، ص ۷۹، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کیسا سُنتوں بھرا خلیہ رکھتے تھے کہ مُبارک داڑھی رکھنے کے ساتھ، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سُنّت کے مطابق زُلفیں بھی تھیں۔ جی ہاں! اتنی مقداریں زُلفیں رکھنا کہ شانوں کو چھونے لگیں یہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کے عین موافق ہے۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے 40 صفحات پر مشتمل رسالے ”163 ہدنی پھول“ کے صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ لِلْعَالِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مُبارک تک تو کبھی کان مُبارک کی لو تک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں (الشمال المحمدیہ للترمذی ص ۱۸، ۳۵، ۳۶) ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔ کندھوں کو چھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سُنّت کی ادائیگی عُموماً نَفْس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے، مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خُوب نمایاں ہو جاتی ہے، لہذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کے لیے حرام ہے (تسبیلاً فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۱۰) صَدْرُ الشریعہ، بَدْرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہُ الْقَوِی فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض

صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھالیتے ہیں جو ان کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یا جوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گڈی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں، یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شرع ہیں۔ تھوٹ بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸۷، از 163 مدنی پھول، ص ۱۶، ۱۵ بتغییر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

جُرأت و بہادری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے غزوہٴ بدرؓ، غزوہٴ اُحد سمیت تمام غزوات میں حصہ لیا (معرفۃ الصحابہ: ۱۲۰/۱) جنگِ یرموک میں بھی آپ پیش پیش تھے۔ (تاریخ دمشق: ۳۳۲/۱۸) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ابتدا سے ہی انتہائی بہادر اور دلیر انسان تھے۔ منقول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضور نبی اکرمؐ، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی سعادت پائی وہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شیطان کی پھیلانی ہوئی خبر سنی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے، تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے حضور نبی اکرمؐ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے زبیر! کیا ہوا؟“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے۔“ راوی کہتے ہیں کہ ”سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضرت سیدنا زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے دُعا فرمائی۔ (موسوعة لابن الدنیا،

کتابِ اصلاح المال، باب فضل المال، الحديث: ۹۷، ج ۷، ص ۲۲۲، بتغییر قلیل)

حواری کا لقب اور اس کی شہرت

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، نبیِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غَزْوۃٔ خُندَق کے موقع پر اِرشاد فرمایا: کون ہے کہ جو بَنِی فُزَیظہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے؟ تو حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں۔ پھر آپ گھوڑے پر سوار ہو کر گئے اور بَنِی فُزَیظہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے۔ منقول ہے کہ نبیِ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ جملہ تین (3) بار اِرشاد فرمایا اور حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تینوں بار ہی ”کَبِیْتُ“ کہا۔ تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۸، ص ۳۶۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ ایک بار حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: اَکَا اِبْنُ حَوَارِیِّ رَسُوْلِ اللہِ، یعنی میں جناب رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری کا بیٹا ہوں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا: ایسا تب ہے جب تم زبیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے صاحبزادے ہو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۸، ص ۳۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شجاعت و بہادری کے ساتھ ساتھ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت ہی عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ خوفِ خدا سے سرشار، عشقِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں گریز اور سُنتوں کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آئیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت کے چند گوشے سماعث کرتے ہیں تاکہ ہم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔

امین اور دیانت دار

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی امانت میں دیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی، سیدنا مقداد، سیدنا عبد الرحمن بن عوف اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود سمیت دیگر سات (7) جلیل القدر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اجمعین نے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی امانت و دیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا والی مقرر کیا۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بڑی دیانت داری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ

مدینہ دمشق، حضرت زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۹۷)

دین کا اہم ستون

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کوئی ترکہ چھوڑتا یا کسی کو کوئی ذمہ داری سپرد کرتا تو ضرور اس کے لیے زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو منتخب کرتا۔ اس لیے کہ وہ دین کے ستونوں میں سے ایک اہم ستون ہیں۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۸، ص ۳۹۶)

مال کی محبت سے بیزار

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مال و دولت سے کوئی سروکار نہ رکھتے، جتنا بھی مال

آتا اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کی فکر میں لگ جاتے، منقول ہے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہزار غلام خراج (زمین کا محصول / مالگزار) لانے پر مغمور تھے۔ اور اس خراج میں سے کوئی بھی چیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے گھر میں نہ لے جاتے بلکہ سب کچھ صدقہ فرمادیتے۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۸، ص ۳۹۹)

ضرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالب

رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رَسُوْلُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی جتنا ہو سکے، راہِ خدا میں خرچ کرنے میں حصہ لیں۔ یاد رکھیے! کہ راہِ خدا میں مال دیتے وقت مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی یہی مضمون موجود ہے چنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ۔ یعنی صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۳۹،

حدیث: ۲۵۸۸/۶۹، از صدقہ کا انعام، ص ۱۳) اور حدیثِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یقین کامل تھا۔ ایک بار حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: ”اے ابوعبدا اللہ! آپ کو تو نقصان ہو گیا۔“ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! تم جان لو گے کہ میں نے نقصان نہیں اٹھایا، کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ (عمدة القاری کتاب الخمس، باب بركة الغازی، ج ۱۰، ص ۲۶۲، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۵۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

تاج و تخت و حکومت مَت دے کثرتِ مال و دولت مَت دے
اپنی رضا کا دیدے مُرَدہ یا اللہ مری جھولی بھر دے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیے! ”زُبَیر“ کے پانچ (۵) حُرُوف کی نسبت سے حَضْرَتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پانچ (۵) فضائل سنتے ہیں:

﴿1﴾ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زُبَیر! یہ جَبْرِیل ہیں اور تمہیں سَلَام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قِیَامَت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ جہنم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱، ص ۷۰، ۷۱ از حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۳۸)

﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”طلحہ اور زُبَیر جَنَّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱، ص ۸۱، ۸۲)

﴿3﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حَضْرَتِ سَیِّدَتُنَا عَاصِشَہ صَدِیقَہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: حَضْرَتِ زُبَیر بن عَوّام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے مُتَعَلِّقِ قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر ”کَبِیک“ کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱، ص ۵۸، ۵۹ از حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۶۵)

﴿4﴾ اُمِّیرُ الْمُؤْمِنِینِ حَضْرَتِ سَیِّدُنَا عُثْمَانِ غَنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے علم ہے، حَضْرَتِ زُبَیر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ قوم میں سب سے

بہترین شخص ہیں اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن سے بہت محبت تھی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زبیر بن عوام، الحدیث: ۴۷۱۳، ج ۲ ص ۵۳۹ از حضرت زبیر بن عوام، ص ۶۶)

﴿5﴾ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے

فرمایا: ”فِدَاكَ اِنِّیْ وَ اُمِّی“ یعنی اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زبیر بن عوام، الحدیث: ۴۷۱۳، ج ۲ ص ۵۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے جنتی ہونے کی ضمانت پانے کے باوجود ساری زندگی رضائے ربِّ الاکرام کے حصول میں بسر کی، دینِ اسلام کی خاطر ایسی قربانیاں دیں جو تاقیامت مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں، بلکہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے تو اپنی جان ہی اسلام پر قربان کر دی اور شہادت کے عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہوئے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ جب جنگِ جمل چھوڑ کر واپس جا رہے تھے، تو اجمادی الاخریٰ ۳۶ھ ابنِ جرموز نے تعاقب کر کے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو دھوکے سے شہید کر

دیا۔ (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، رجوع الزبیر عن معركة الجمل، الحدیث: ۵۶۲۸، ج ۳، ص ۴۵) آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا مزار مبارک عراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی ”مَدِیْنَةُ الزُّبَیْرِ“ ہے۔ (یہ بصرہ صوبے کی وادیِ سباع میں واقع ہے)

(حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے بلند مرتبہ اور جلیل القدر صحابی رسول تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی جان پر کھیل کر حضرت حُبیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو تختہ دار سے چھڑا لائے۔ آپ سالیقینِ اوّلین میں سے ہیں، جب اسلام قبول کیا تو چچا نے بہت تکلیفیں دیں، مگر آپ کے پایہ استقلال میں فرق نہ آیا۔ آپ نے دوسرے راہِ خدا میں ہجرت کی نیز آپ دنیا میں ہی جنت کی بشارت پانے والے ”عشرہ مبشرہ“ میں سے ایک ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ”خواری“ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت داری کی وجہ سے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کو اپنے مال کا واپسیٰ حَقّٰر کیا تھا۔ آپ مال و دولت سے زیادہ سروکار نہ رکھتے، بلکہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے فرمایا: ”اے زبیر! تم پر میرے مال باپ قربان۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت سے ہمیں گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت ہونے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مدنی سوچ ملتی ہے اور یہی نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کا گوشہ گوشہ ہمیں رضائے ربِّ الٰلہام کے حصول کی خاطر جان و مال راہِ خدا میں قربان کر دینے کی دعوت دے رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے ہم بھی اس عظیم ہستی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی اس مختصر سی زندگی میں نیکیوں کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کرنے کی کوشش کریں گے جو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے کام آ سکے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ، اے کاش! ہم حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنت کی خوشخبری ملنے کے باوجود ساری

زندگی نیکیاں کرتے رہے اور خُدائے اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہے، اے کاش! ہماری زندگی کا بھی ایک ایک لمحہ رِضَاۓ رَبِّ الْاَلَام کے حُصُول میں گزرے۔

کتاب کا تعارف!

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”حضرت سیدنا زبیر بن عوام“ کا مطالعہ کیجئے، اس رسالے میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت طیبہ سے مُتَعَلِّق معلومات مُستند کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ مَوْجُوْد ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق رسول سے مُتَعَلِّق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”صحابہ کرام کا عشق رسول“ بھی پڑھ لیجئے، اس کتاب میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بارگاہ رسالت میں حاضری کا طریقہ، آپ کی بارگاہ کا ادب، نیز فرامینِ مُصطفیٰ کی بجا آوری میں پیش قدمی اور جانثاری کی حسین و دلکش ادائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے اور ان کے طریقے پر چلنے کیلئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بن کر خود بھی سُنّتوں کے عامل بن جائیے اور پوری دنیا میں سُنّتِ مُصطفیٰ کا ڈنکا بجا دیجئے۔

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

مختصر سی زندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے، نہ غفلت کیجئے
گر رِضَاۓ مُصطفیٰ درکار ہے سُنّتوں کی خوب خدمت کیجئے

(وسائلِ بخشش، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

63 دن کا مدنی تربیتی کورس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مُبَلِّغِیْنَ، مُعَلِّمِیْنَ، مُحَبِّبِیْنَ و وابستگان کی مدنی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ اور انہی کورسز میں سے ایک کورس ”63 دن کا مدنی تربیتی کورس“ بھی ہے۔ اس کورس کی افادیت و اہمیت کے متعلق شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت، جلد اول صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَاشِقَانِ رَسُوْلِہِ کِی صَحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیتی کورس آخرت کے لیے اِس قَدَر نفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دین کا دَر در کھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَابُ الْمَدِیْنہ (کراچی) کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔

اِس میں بعض وہ علوم حاصل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس تربیتی کورس میں وُضُو و غُسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غُسلِ مِیْت، تَجْہِیز و تَکْفِیْن، نمازِ جَنَازَہ و نمازِ عید کی تَرْبِیْث ہوتی ہے۔ مدنی قاعدے کے ذریعے دُرست مَخَارِج کے ساتھ قُرْآنی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن کریم کی آخری 20 سورتیں زبانی حفظ اور سُورَةُ الْمُنَاک کی مشق کروائی جاتی ہے۔ تربیتی کورس میں اخلاقی تَرْبِیْث کے حوالے سے سچائی، نرمی، صبر،

عاجزی، عفو و درگزر گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مختلف طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ درس و بیان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی جان یعنی ”انفرادی کوشش“ کا انداز بتایا جاتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تربیتی کورس کی برکت سے کئی بگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھے مسلمان بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزت کا مقام پاتے ہیں۔ لہذا آپ سے مدنی انتخاب ہے کہ جب بھی موقع ملے۔ تربیتی کورس کے ذریعے علم دین کی خوب خوب برکتیں سمیٹنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”چوک درس“ بھی ہے۔ چوک درس میں بالخصوص بازار، مارکیٹ، دفاتر وغیرہ میں موجود اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شمار فضائل ہیں، کسی کو ایک بات بھی ایسی بتانا کہ جس سے سنت قائم کرنے یا بد مذہبی ختم کرنے میں مدد ملے، اس کے لیے توجہت ملنے کی بشارت بھی موجود ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بد

مذہبی دُور کی جائے تُو وہ جنتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۵ رقم ۱۴۲۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے رَحْمَتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہو گا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷) یاد رہے! تلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مُنَاجَات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، مسجدِ درس، چوکِ درس، سُنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب ”ذُکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ میں شامل ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ چوکِ درس دینے کی ترکیب بنائیے۔ آئیے! ترغیب کے لیے چوکِ درس کی ایک مَدَنی بہار بھی سُنّتے ہیں۔ چُنانچہ،

رانا بد معاش:

صوبہ اُتر اُنچل (ہند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بَتَصَرُف پیش خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جَزَاءِ کم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ شراب پینا اور آوارہ گردی کرنا میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ پھر میں نے بد معاشی شروع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عَادَت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں ”رانا بد معاش“ کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بغیر سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والدین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کر توت دن بدن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے دنگڑ پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوکِ درس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سنا وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اُس پر فِیضَانِ سُنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبّت کے ساتھ ملاقات کی اور انفرادی کوشش

کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے لیے دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے ”جنک پور“ پہنچا اور مزید تین (3) دن کے لیے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ”جگن ناتھ پور“ جانے والے مدنی قافلے کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے میرے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیت کر لی۔ دُعا فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے استقامتِ عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اس مدنی انقلاب سے بے انتہا خوش ہیں۔ والدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لیے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سیت میرے گھر والوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت

کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

جنبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو تم جواں مرد ہو، قافلے میں چلو
بخت کھل جائیں گے، قافلے میں چلو جُرم دھل جائیں گے، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوْشَہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے

میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا^(۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مدنی پھول

❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ ❁ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہننا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❁ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے (ردّ المحتار ج ۹ ص ۵۹۷) ❁ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلا ہے۔ ❁ حُرُوفِ مُقَطَّعَات (مُ-قَط-ط-عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مُقَطَّعَات والی انگوٹھی بغیر وُضُو پہننا اور چھو نایا مُصَافِحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضُو چھونا جائز نہیں۔ ❁ اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلے پہننا بھی ناجائز ہے۔ ❁ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک ننگ (یعنی نگینے) کی کہ وزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز

۳... مشکاة الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہے۔ ہاں تکبر یا زنا نہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹیپ ٹاپ) یا اور کوئی غرض مذموم (یعنی قابلِ مذمت مقصد) نیت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اس نیت سے (تو) اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۱) ❀ عیدین میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۸۵) ❀ مَنّت کا یا دم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف رَاَدَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّطًا یا جمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے جھلے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب، بہارِ شریعت حصہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنتیں اور آداب“ ہدایۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ! مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے
اجتماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽⁴⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽⁵⁾

﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽⁶⁾

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵ ملخصاً

5... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

6... القول البديع، الباب الثاني، ص ۲۷۷

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽⁷⁾

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَمًا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةٌ اَدْوَمُ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽⁸⁾

﴿6﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽⁹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

7... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۷۳۰۵

8... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۲۹

9... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵